سوال

(378) فسخ نکاح کے وقت کچھ رقم داخل خزانہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ضلع مظفر گڑھ سے احمد بخش پوچھتے ہیں کہ عورت نے فسخ نکاح کےلئے مقدمہ دائر کیا عدالت نے خاوند کی موجودگی میں فسخ نکاح کا فیصلہ سنا دیا اور مبلغ پانچ ہزار روپیہ داخل خزانہ کےلئے پابند کیا جبکہ حق مہر صرف سو روپیہ تھا۔ یہ رقم حکومت نے داخل خزانہ کردی ہے۔ اب پتہ نہیں کہ اس رقم کو خاوند نے وصول کرلیا ہے کہ نہیں کیا ایسے حالات میں فسخ ہوگا اور عورت آگے نکاح کرنے کی مجاز ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عائلی زندگی میں طلاق دینے کا حق خاوند کو سونپا گیا ہے۔ لیکن اگر میاں بیوی کے تعلقات اس قدر کشیدہ ہوجائیں کہ گزراوقات کےلئے کوئی صورت باقی نہ رہے اور شوہر بھی طلاق دینے پر آمادہ نہ ہوں تو ایسے حالات میں اسلام نے عورت کو حق دیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کو کچھ دے دلا کر طلاق حاصل کرلے اسے شریعت کی اصطلاح میں ''خلع''کہتے ہیں۔ اس کےلئے شرط یہ ہے کہ میاں بیوی کی ازدواجی زندگی میں حدود اللہ کے پامال ہونے کا اندیشہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر انہیں اندیشہ ہو کہ زن وشوہر اللہ کی حدود کو قائم نہیں رہ سکیں گے۔ تو ان دونوں کے درمیان کوئی معاملہ طے ہوجانے سے کوئی مضائقہ نہیں کہ عورت (خاوند سے رہائی پانے کے بدلے) کچھ دے ڈالے۔''(2/البقرہ229)

اس خلع کی دو صورتیں ممکن ہیں۔

1۔ میاں بیوی باہمی رضامندی سے گھر ہی کوئی معاملہ طے کرلیں اس کے مطابق خاوند اپنی بیوی سے وصولی کے بعد اسے طلاق دے دے۔

2۔ خاوند طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو تو عورت عدالت کی طرف رجوع کرے پھر عدالت فریقین کے بیانات سننے کے بعد ڈگری جاری کرے۔

صورت مسئولہ میں بھی خاوند طلاق دینے پر آمادہ نہیں اس لئے عورت نے عدالت کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور عدالت نے خاوند کی موجودگی میں بر بنائے خلع فسخ نکاح کا فیصلہ سنا دیا اور حسب حکم عورت نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ داخل خزانہ بھی کردیئے ہیں۔ اب خاوند کی طرف سے خاموشی تنسیخ نکاح پر کوئی اثر انداز نہیں ہوگی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے بھی حاکم وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا تھا اور حق مہر میں وصول کیا ہوا باغ واپس کرکے اپنے خاوند سے خلاصی حاصل کرلی تھی۔ (صحیح بخاری)

احناف کے ہاں بھی یہ مسلم ہے کہ عورت اپنے شوہر کی رضا مندی سے خلع لے اگر ایسا ممکن نہ ہوتو قاضی سے اپنے فسخ نکاح کی درخواست کرے۔ جبکہ اس کا خاوند ازدواجی حقوق نہ ادا کرسکتا ہو یا دیوانہ یا ضدی ہو یا گم ہوچکا ہو۔ (تکملہ فتح الحکم شرح مسلم)

علام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ''خلع پر میاں بیوی کا اتفاق ضروری ہے اگر باہمی ناچاقی ہو تو عدالت کا فیصلہ نافذ العمل ہوگا اس کتاب کے شارح علامہ نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں''کہ عدالت کے فیصلے کو قبول کرنا اس بنا پر ہے کہ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوراس کی بیوی نے اپنا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیش کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا تھا کہ ثابت تم باغ لے کر طلاق دے دو اور عورت کو تاریخ فیصلہ سے عدت گزارنے کے بعد نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:389